قارئین بنام مدیر

افکار و تاثرات

- سندھ کو پاکستان سے الگ کرنے کا منصوبہ
- علماء اہل سنت سے اپیل
- علماء صنعت و حرفت اور انگریز کی عیاری
- ارباب حکومت اور مخالفین شریعت کو انتباہ

سندھ کو پاکستان سے الگ کرنے کا منصوبہ

پاک فوج کے سب سے سینیر فوجی اور وادی سیاست کے ایک آبلہ پا مسافر کی حیثیت سے میں نے جو تجربات حاصل کئے ہیں، اس کی بناء پر میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم نے اپنی تلخیوں کو فوری طور پر فراموش کر کے اتحاد فکر و عمل کا مظاہرہ نہیں کیا تو ہمارا حشر سپین کے مسلمانوں جیسا ہو سکتا ہے۔

صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں کی تمام دشمن طاقتیں ایک بار پھر متحد ہو رہی ہیں۔ میں پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ عرض کرونگا کہ اس بار ہمارے دشمن نے منصوبہ بنا لیا ہے کہ وہ پاکستان کو سندھ سے محروم کر دے، اس مقصد کے لئے اسے سندھ میں فضا سازگار دکھائی دے رہی ہے۔ گزشتہ تین سال سے بالخصوص کراچی میں معمولی وقفے سے فسادات کرائے جا رہے ہیں، جس کے نتیجے میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں معصوم اور بے گناہ افراد جاں بحق یا معذور ہو چکے ہیں اور ان گنت اپنے ذرائع روزگار اور لاکھوں باہمی اعتماد سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ تجارتی اور صنعتی ترقی نہ صرف یہ کہ رک گئی بلکہ روبہ زوال ہے، کراچی اور حیدرآباد کے اسی فی صد سے زیادہ صنعتی ادارے بند ہو چکے ہیں۔ عوام کے درمیان باہمی منافرت انتہا کو پہنچ چکی ہے اور میرے خیال میں قائداعظم کا شہر..... کراچی بدترین حالات سے دوچار ہے، کرفیو، لوٹ مار، آتش زنی، قتل و غارت اور اغوا اب روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں اور سندھ میں خانہ جنگی کی آگ کسی بھی وقت بھڑک سکتی ہے، یہ ہیں وہ حالات جن کی بنا پر ہمارا عیار ہمسایہ نسل کشی کو روکنے کا بہانہ بنا کر سندھ میں مداخلت کر سکتا ہے اور اس مقصد کے لئے اس کی چھ ڈویژن فوج ملحقہ سرحد پر موقع کے انتظار میں ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہوگی کیونکہ ۱۹۷۱ء میں ایسا ہو چکا ہے۔ بھارت نے سری لنکا پر

قبضہ کرکے اپنے عزائم کا اظہار بھی کردیا ہے اور اب دوسرے کمزور پڑوسی ملک اپنی آزادی اور خود مختاری خطرے میں محسوس کر رہے ہیں۔ بھارت نے لارڈ ولزلے کے رسوائے زمانہ سب سڈی سسٹم کو اپنا کر اپنی توسیع پسندی کی جانب پیش قدمی شروع کردی ہے اور وہ سندھ کو ہڑپ کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے، وہ ہمیں خشکی اور سمندر دونوں جانب سے گھیرنے کا سامان کرچکا ہے، سندھ دونوں جانب سے خطرے میں ہے اور اس طرح پاکستان خطرے میں ہے۔

ہمیں یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ۱۹۷۱ء کے المیہ کے بعد اگر ہماری آزادی برقرار رہی تو اسکی وجہ سمندر ہے، سمندر نے پاکستان کی سیاسی، اقتصادی سرگرمیاں جاری رکھنے میں بڑی مدد دی ہے پاکستانی سمندر کا رقبہ کم و بیش ایک لاکھ مربع میل ہے اور اس طرح رقبہ کے لحاظ سے بلوچستان کے بعد دوسرا سب سے بڑا اور بحیثیت مجموعی پاکستان کا پانچواں صوبہ.... سمندر ہے لیکن اس کے دفاع کے لئے کوئی سنجیدہ توجہ نہیں دی گئی، چنانچہ کراچی ہمارے دشمنوں کے لئے کھلے دسترخواں کی طرح ہے، ہمیں اگر پاکستان کی آزادی اور سالمیت برقرار رکھنی ہے تو پاکستان کے "پانچویں صوبے" کے دفاع اور حفاظت پر فوری اور خصوصی توجہ دینی ہوگی۔ سقوط مشرقی پاکستان کے بعد یہ شاعرانہ منطق لایعنی اور مہمل ثابت ہوچکی ہے کہ ایک خطے کا دفاع ہزاروں میل دور خطے میں بیٹھ کر کیا جا سکتا ہے، سندھ کا دفاع سندھ ہی میں کیا جاسکتا ہے اور سمندر کا دفاع سمندر ہی میں کیا جا سکتا ہے، اس کے لئے ہمیں اپنی بحری قوت میں بے پناہ اضافہ کرنا ہوگا، چنانچہ میرا مطالبہ ہے کہ بحریہ کا ہیڈ کوارٹر اسلام آباد سے فوراً کراچی منتقل کیا جائے۔ پاکستانی بحریہ کے جدید ترین ذرائع اختیار کئے جائیں، بحریہ کے پاس کم از کم ایک طیارہ بردار جہاز ضرور ہونا چاہیئے، خواہ اس کے لئے سول اور ملٹری بیوروکریسی سے تعلق رکھنے والے افسروں اور جنرلوں کو بائیسکل ہی پر سفر کیوں نہ کرنا پڑے۔

میں پورے خلوص، دل سوزی اور حب الوطنی کے جذبے کے ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ یہ وقت ذاتی اناؤں کی پرورش کا نہیں کیونکہ اگر خدا نخواستہ، خدا نخواستہ یہ ملک نہ رہا تو نہ کسی کی وزارت رہے گی اور نہ ان کی جرنیلی رہے گی، انہیں بھی لندن کے کسی ہوٹل میں ہیڈ ویٹر کی ملازمت ڈھونڈنی ہوگی۔

لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان

<u>علمائے اہل سنت سے اپیل</u> | عامۃ المسلمین سے پُر زور درخواست ہے کہ وہ امن و امان کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے مذہب حقہ ما انا علیہ و اصحابی کی پوری پوری حفاظت کریں، ان دشمنان صحابہ کرام علیہم